

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات

محمد ابراہیم نوری^۱

اشاریہ:

خاندان تعلیم کے میدان میں موروثی اور ماحول کے لحاظ سے ایک اہم ترین عنصر ہے اور اس کی تشکیل کا سب سے اہم مقصد نئی نسل کی تشکیل اور پرورش اور اعلیٰ تعلیمی اہداف کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ خاندان ایک مقدس مرکز ہے جو دو افراد کی شادی کے بندھن کی روشنی میں قائم ہوتا ہے اور بچے کی پیدائش کے ساتھ ایک نیا پہلو اختیار کرتا ہے۔ اس تعلق کا نتیجہ بچے ہیں، جن میں سے ہر ایک مستقبل میں خاندان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے معاشرے میں بوجھ یا سپاہی بن سکتا ہے۔ رہبر معظم دام ظلہ العالی فرماتے ہیں: خاندان معاشرے کا پہلا مرکز ہے اور ثقافت، فکر، اخلاق، روایات اور جذبات کو ایک نسل کے بعد دوسری نسل تک منتقل کرنے کے اہم عوامل میں سے ہے۔ خاندان کے افراد میں، ماؤں کا بچے پر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان خاندانوں میں جن کا زندگی گزارنے کا فطری طریقہ ہے، اور اسلامی نمونوں اور روایات کے مطابق؛ اس بنا پر ماں کا دودھ بچے کے لیے بہترین غذا کے طور پر جانا جاتا ہے اور ماں کے بازو بچوں کی پرورش کے لیے بہترین جگہ ہیں۔ والدین کو دین کے اصول سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو آسمانی قوانین کے احکام و احکام بھی سکھانے چاہئیں۔ صرف تعلیم ہی کافی نہیں ہے بلکہ درج ذیل آیت کے مطابق گھر والوں کے الہی فرائض کی ادائیگی کے لیے استقامت، تاکید، احتیاط اور صبر بھی ضروری ہے۔

کلیدی الفاظ: تعلیم و تربیت، مثالی خاندان، اصول تربیتی، روش تربیتی

^۱ ایم فل، مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث، جامعہ المصطفیٰ العالمیہ، پاکستان۔

تاریخ وصول: ۲۰۲۳-۲-۶

تاریخ تائید: ۲۰۲۳-۱-۵

مقدمہ:

خاندان ہر معاشرے کا بنیادی ستون اور انسانی سماجی زندگی کا نقطہ آغاز اور انسانی تہذیب و امن کا پہلا مرکز ہے۔ اس مقدس عمارت کی مضبوطی معاشرے کی ترقی کے افق پر واضح تناظر کھینچے گی۔ ”مثالی معاشرہ“ ”مثالی خاندان“ کے وجود سے بنتا ہے۔ رہبر معظم دام ظلہ العالی کے فکری نظام میں خاندان کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ان کے مطابق ایک صحت مند خاندان اور صحت مند معاشرہ ہی صحت مند معاشرے کا بنیادی ڈھانچہ تشکیل دے سکتا ہے۔ رہبر معظم دام ظلہ العالی پیغامات، تقاریر اور تحریروں کی صورت میں انہوں نے اسلامی خاندان کے لیے ”نقدس“، ”قربت“، ”روحانیت“، ”محبت“، ”دینداری“ اور ”امن“ جیسی بہت سی خصوصیات کا اظہار کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خاندان میں یہ اجزاء ہیں، تو اسے ”مطلوبہ خاندان“ یا ”اچھا خاندان“ سمجھا جاتا ہے: ”اچھے خاندان کا مطلب ہے شوہر اور بیوی جو ایک دوسرے کے ساتھ مہربان، وفادار اور قریبی اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔۔“ [۱]

قرآن کی نظر سے کامیاب خاندان کا معیار

ایک کامیاب خاندان کا مطلب ہے کہ اس کے تمام ارکان کے سینے میں ایک دل کا دھڑکنا، یعنی کئی جسموں میں ایک مشترکہ روح جو انہیں ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے ساتھ کمال کی طرف لے جاتی ہے۔ اس خاندان میں اتحاد، یگانگت اور ہم آہنگی بہت ضروری ہے، اس میں تفرقہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور کام شوق اور مشاورت سے مکمل ہوتے ہیں۔ ایک گرم اور کامیاب مرکز کے حصول کے لیے ہمیں پہلا قدم صحیح طریقے سے اٹھانا چاہیے، اور وہ ہے اسلامی معیار کے ساتھ شریک حیات کا انتخاب، جن میں سب سے اہم ایمان اور صحیح عقائد، حسن کردار، تقویٰ اور جسمانی و ذہنی صحت ہیں۔ اس صورت میں، آپ ایک کامیاب خاندان کی امید کر سکتے ہیں۔

کامیاب خاندانوں کا قرآنی معیار سورہ روم کی آیت نمبر ۲۱ میں بیان کیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "و من آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیہا و جعل بینکم مودۃ و رحمۃ ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون۔" اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔"

ابن سینا نے اس آیت سے فائدہ اٹھایا اور ہر خاندان کی کامیابی کو "امن و آشتی، محبت، رحمت اور اخلاقیات" کے چار ستونوں پر مبنی قرار دیا۔ اس لیے جو خاندان اپنی زندگی کی بنیاد مذکورہ بالا ستونوں پر رکھتے ہیں وہ کامیاب تصور کیے جاتے ہیں۔ ایک کامیاب خاندان کی دیگر خصوصیات میں سے، ہم ان نکات کا تذکرہ کر سکتے ہیں: ایک ایسا خاندان جو جذبات، اخلاق اور مذہب سے لبریز ہو اور اپنے ارکان کی روحانی نشوونما کے لیے بستر پر رکھا ہوا ہو، پاکیزگی اور انصاف دونوں کے ظہور کی بنیاد ہو۔ اس کے اراکین کے درمیان اور یہ کمیونٹی کی سطح پر ہوگا۔

ایک کامیاب خاندان میں مرد اور عورت ہمیشہ ایک دوسرے کے تنہیں اپنی ذمہ داریوں اور بچوں کے تنہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ صحت مند اور صالح بچوں کی پرورش میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں اور کسی بھی سہولت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ وقت کی کشمکش میں نہ صرف مایوس نہیں ہوتے بلکہ اگلا قدم مزید پر امید اٹھاتے ہیں۔ ایک خوش کن خاندان کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنی بات چیت کی مہارت کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کرتا ہے اور خاندانی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے ان کا استعمال کرتا ہے۔ شروع میں صحیح رشتوں کو سیکھنا ایک مشکل کام لگتا ہے، لیکن ہر تعلیمی مراحل سے گزرنا ایک عادت بن جائے گی۔ مثالی خاندان میں، ہمیں ایسی خصوصیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو تمام خواہشات، خواہشات اور یہاں تک کہ جوڑے کے خوابوں کے اتحاد کی نشاندہی کرتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے درمیان

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات □ ۷۱

تعلقات کو مضبوط بنانے پر زور دیتے ہیں اور اسے برقرار رکھنے کے لیے تباہ کن اور نقصان دہ رویوں کے اثر و رسوخ اور مداخلت سے گریز کرتے ہیں۔ خاندان کو چلانے کے لیے جو اقدامات کیے جاتے ہیں ان میں خاندان کے تمام افراد کی ضروریات اور مفادات شامل ہوتے ہیں اور فیصلے اس طرح کیے جاتے ہیں کہ تمام افراد کی ضروریات کو مد نظر رکھا جائے۔ ان خاندانوں میں محبت اور قربت مضبوط ہوتی ہے اور ہر جوڑا اپنے شریک حیات کے ساتھ اپنے پیار بھرے تعلقات کو جاری رکھنے اور اپنے خاندانی مرکز کو گرم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک کامیاب جوڑا، اپنے جذبات اور جذبات کا اظہار کرنے کے قابل ہونے کے علاوہ، دباؤ والے حالات آنے پر اپنے رویے پر قابو پاسکتا ہے، اختلافات اور تنازعات کو صحیح طریقے سے حل کر سکتا ہے، اور گھر میں امن لا سکتا ہے۔ واپسی اور ترقی کے لیے موزوں ماحول فراہم کر سکتا ہے۔ اور ایک دوسرے اور ان کے بچوں کی ترقی۔

قرآنی خاندان میں پرہیزگاری اور گناہوں سے اجتناب جیسے حرام موسیقی اور گانے، شراب نوشی، غیبت اور غیبت اور تکبر و حسد جیسی اخلاقی برائیوں پر تمام ارکان متفق ہیں۔ بے شک پھسل جائے، لیکن لوگوں کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ لوگوں کے حقوق کا خیال ہے اور انصاف کا اصول ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات، خاص طور پر شوہر اور بیوی کے والدین پر توجہ دی جاتی ہے، اور رشتہ داروں کے درمیان سماجی میل جول اور تعاون کو ایک قدر سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے نقطہ نظر سے ایک کامیاب خاندان کسی قسم کے مسائل اور اختلافات سے محفوظ نہیں ہے، لیکن اختلافات میں حدیں نہیں ٹوٹتی ہیں، اور جذبات کے تھم جانے کے بعد لوگ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی کمزوریوں اور نامناسب کی اصلاح اور تلافی بھی کرتے ہیں۔ طرز عمل اس کے علاوہ، مستحکم مذہبی عقائد، مرکز انصاف اور رواداری اسلام کے نقطہ نظر سے ایک مطلوبہ اور کامیاب خاندان کے تین مرکزی تصورات ہیں۔

"امام علیہ السلام کی خاندانی تاریخ ایک کامیاب اور مطلوب اسلامی خاندان کی بہترین مثال ہے۔ ان خاندانوں میں جذباتی تعلق بہت گہرا ہوتا ہے، اس طرح کہ حضرت زہرا (س) سلمان کے ساتھ گفتگو میں حضرت علی (س) کے ساتھ اپنی محبت اور پیار کا اظہار کرتی ہیں۔

ائمہ معصومین علیہم السلام نے معاشی معاملات میں اپنی بیویوں کی شخصیت اور اعتبار کی قدر کی، روحانی معاملات میں ان کی آزادی کا احترام کیا، اپنے بچوں کے ساتھ معاملات میں ان سے مدد لی، محبت، عزت، ان کے ساتھ کھیلنا، ان کو قبول کیا، آزادی اور ساتھ ہی ساتھ۔ ان کی نگرانی کریں، ان کے درمیان اعتدال کی پابندی، سزا اور الزام سے بچنا، اور عمومی طور پر ان کے ساتھ نرمی اور رواداری بنیادی اصول تھے۔" اور یہ بھی کہنا چاہیے کہ ایک کامیاب خاندان وہ خاندان ہوتا ہے جس کی نشوونما ہر چیز میں متوازن اور ہم آہنگ ہو۔ مثبت اور کامیاب پہلوؤں سے پرہیز کریں۔

خاندان کی حرمت کو برقرار رکھنا

شادی لوگوں کی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے جو سینکڑوں فتوحات اور کامیابیوں یا ناکامیوں کا باعث بنتی ہے۔ ایک کامیاب شادی میاں بیوی کی خوشی اور بھلائی کی بنیاد رکھ سکتی ہے، جب کہ ناکام شادی میاں بیوی کی سب سے بڑی اداسی کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی معاشروں نے ہمیشہ خاندان کے بارے میں ایک خاص نظریہ رکھا ہے اور اس کی بنیاد پر اپنے سماجی رسوم و رواج کو لاگو کیا ہے۔ پروفیسر شاہد مطہری؛ وہ لکھتے ہیں: "ایک پختگی اور تحریک ہے جو شادی اور خاندان کی روشنی کے علاوہ نہیں ملتی، وہ اسکول میں نہیں ملتی، وہ روح کے ساتھ جہاد میں نہیں ملتی، رات کی نماز میں نہیں ملتی۔ یہ کمالات صرف ایک خاندان کی تشکیل میں حاصل کیے جاسکتے ہیں۔" [۳] روایات میں، خاندان کی تشکیل کو ایسی عمارت بنانے سے تشبیہ دی گئی ہے جو خدا کو محبوب ہے۔ رسول اکرم (ص) نے فرمایا: "اسلام میں وہ کون سی چیز ہے جو خدا کو شادی سے زیادہ محبوب ہے؟" [۴] اسلام میں تعمیر خدا کو شادی سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔"

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات □ ۷۳

رہبر معظم انقلاب (مدظلہ العالی) کے فکری نظام میں خاندان کی ایک اہم خصوصیت اس کے مقام کو پہچاننا اور اس کی حرمت کو برقرار رکھنا ہے۔ اس طرح کہ جب بھی اس کی حرمت کا تحفظ ہوتا ہے تو ایک ”اچھا معاشرہ“ بھی تشکیل پاتا ہے۔ اسی لیے فرمایا:

خاندانی مسئلہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ یہ معاشرے کی اہم بنیاد ہے، یہ معاشرے میں اہم سیل ہے؛ یہ نہیں کہ اگر یہ خلیہ صحت مند ہو جائے تو صحت دوسروں میں پھیل جائے، یا اگر یہ غیر صحت مند ہو جائے تو صحت کی کمی دوسروں میں پھیل جائے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ صحت مند ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ جسم صحت مند ہے۔ جسم، جو کہ خلیات کے سوا کچھ نہیں... مسئلہ بہت اہم ہے... [۵]

ایک اور جگہ فرمایا: چونکہ انسانی جسم خلیات سے بنا ہے، اس لیے قدرتی طور پر اور جبری طور پر خلیات کی تباہی، خرابی اور بیماری کا مطلب جسم کی بیماری ہے، اور اگر یہ بڑھ جائے تو پورے انسانی جسم کے لیے خطرناک مقامات کی طرف لے جاتی ہے۔ اسی طرح معاشرہ خلیات سے بنا ہے، جو کہ خاندان ہیں۔ ہر خاندان معاشرے کے جسم کے خلیوں میں سے ایک ہے۔ جب وہ صحت مند ہوں گے، جب ان کا رویہ درست ہوگا تو معاشرہ کا جسم صحت مند ہوگا۔

بد قسمتی سے آج خاندان کی اہمیت اور تقدس کم ہو گیا ہے اور طلاق اور اسے منانے کا رواج معاشرے میں پھیل چکا ہے۔ جب کہ ماضی میں طلاق کی مذمت کی جاتی تھی اور خاندان اسے کرنے سے ڈرتے تھے۔ خاندان کی حرمت کے تحفظ کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر رہبر معظم (مدظلہ العالی) نے ہمیشہ خاندان کا ذکر الہی نعمت کے طور پر کیا ہے "بیٹیاں اور بیٹے شادی کے مقدس بندھن کی حفاظت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ مقصد صرف ان میں سے ایک کا فرض نہیں ہے کہ ان میں سے ایک ہمیشہ مسئلہ پیدا کرتا ہے اور دوسرا ہمیشہ برداشت کرتا ہے۔ بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے..." [۸]

دینداری

دینداری ماضی سے لے کر اب تک انسانی معاشرے کی سب سے اہم اور بنیادی ضروریات میں سے ایک ہے۔ اس طرح کہ بنی نوع انسان کبھی بھی اس رجحان سے باہر نہیں رہا؛ چونکہ دینداری ہر دور میں، نجی اور عوامی، صحبت اور تنہائی میں، امن اور مشکل میں انسان کے اندر موجود ہے اس لیے اس نے اس کے خیالات اور اعمال کو متاثر کیا ہے۔

اس بنا پر کسی شخص کی دین سے رشتہ جتنی مضبوط ہوگی، شرعی حدود اور خاندانی اصولوں کی اتنی ہی مکمل پابندی ہوگی، اور اس کے برعکس، دینداری کمزور ہوگی، اتنا ہی خاندان کی مضبوطی اور استحکام کو نقصان پہنچائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ دینی احکامات اور تعلیمات کا نفاذ؛ یہ خاندان کو نقصان سے بچانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے اور خاندان کو مضبوط بنانے اور بچوں کی پرورش میں سب سے موثر عنصر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خاندانوں میں مذہبی تعلیمات کو نظر انداز کرنے سے خاندان اور بچوں کی پرورش میں سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ [۱۰] مشکلات ان خاندانوں میں زیادہ ہوتی ہے جن کا مذہب کے بارے میں یقین اور آگاہی اور مذہب سے عملی وابستگی کی سطح بہت کم ہے۔ [۱۱]

اسلامی خاندان کی خصوصیات میں سے ایک دینداری ہے۔ خاندان میں اسلام کے احکام نافذ کرنے سے اس کو پہنچنے والے نقصان میں کمی آئے گی اور بچوں کے لیے محفوظ ماحول پیدا ہوگا۔ جیسا کہ رہبر معظم انقلاب (مدظلہ العالی) نے فرمایا: خاندان کی تشکیل اور اسے برقرار رکھنے میں اسلامی احکام کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ خاندان صحت مند اور اپنے عروج پر رہے۔ لہذا، مذہبی گھرانوں میں جہاں میاں بیوی ان حدود کا خیال رکھتے ہیں، وہ بے اطمینانی کے کئی سالوں تک ساتھ رہتے ہیں... اگر اسلامی طریقوں کو مقبول بنایا جائے تو خاندان مضبوط ہوں گے۔ جیسا کہ ہمارے ماضی میں، جب لوگوں کا ایمان صحت مند اور زیادہ مکمل تھا، خاندان ایک مستحکم اور قابل اعتماد

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات □ ۷۵

مرکز تھا۔ میاں بیوی ایک دوسرے میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ بچے محفوظ اور صحت مند ماحول میں پروان چڑھتے ہیں۔ اب یہی طریقہ ہے [۱۲]۔

خاندان کی دینداری اور میاں بیوی کے اطمینان کے درمیان ہمیشہ ایک اہم رشتہ رہا ہے۔ یعنی لوگوں کا مذہبی رویہ جتنا مضبوط ہوگا، زندگی سے ان کا اطمینان اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں، خدا اور اس کے احکام پر یقین جتنا مضبوط ہوگا، شادی شدہ زندگی اتنی ہی مستحکم ہوگی اور خاندان اتنا ہی پرامن ہوگا۔

دینداری کے آثار ہیں جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ظاہر ہوتے ہیں، بشمول بیت المال کی پابندی۔ جس طرح مذہبی گھرانے حلال و حرام کی پابندی میں بہت سخت ہیں۔ معاشرے کے ارکان اور خاص طور پر حکام کو بیت المال کی تعمیل میں احتیاط کرنی چاہیے۔ کیونکہ وہ لوگوں کی املاک کے امین ہیں۔ انقلاب کے سپریم لیڈر کے طور پر؟ ان میں بیت المال کے تئیں ہمیشہ خاص حساسیت اور درستی ہوتی ہے۔

آیت اللہ جوادی آملی اس بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک دن میں سپریم لیڈر کا مہمان تھا۔ جب دسترخوان بچھا ہوا تھا تو ان کے صاحبزادے آغا مصطفیٰ بھی بیٹھے تھے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم گھر چلے جاؤ۔ میں نے ان سے کہا: انہیں بھی آغازادہ رہنے دو۔ میں نے اسے ساتھ رہنے کو کہا ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے کہا: یہ کھانا بیت المال کا ہے، آپ بھی بیت المال کے مہمان ہیں۔ بچوں کو اس میز پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں گھر جانے دو اور گھر کے کھانے سے لطف اندوز ہونے دو۔ اس وقت میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آغا کو اتنی عزت کیوں دی ہے۔

دینداری کی خصوصیات میں سے ایک روحانیت ہے۔ درحقیقت روحانیت تمام شعبوں میں انسانی زندگی کی گمشدہ کڑی ہے اور انسانی رویے کی رہنمائی کرتی ہے۔ انفرادی اور خاندانی زندگی میں روحانیت کا وجود بہت سے اثرات رکھتا ہے۔ نیز، اس کی کمی فرد، خاندان اور معاشرے کی زندگی

میں تباہ کن اثرات پیدا کر سکتی ہے۔ درحقیقت فرد کی روحانیت خاندان اور معاشرے کو اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ [۱۵] سپریم لیڈر (مدظلہ العالی) نے خاندان میں روحانیت کے کردار کے بارے میں کہا ہے: "ہمیں بدعنوانی کے خلاف سنجیدہ جنگ شروع کرنی چاہیے۔ ہمیں خاندان کی مضبوط بنیاد اور انسان کی پہلی اور اہم ترین افزائش گاہ، محبت، پاکیزگی، پیار اور روحانیت کا مرکز بنانا چاہیے۔" [۱۶]

خاندان میں روحانی جگہ فراہم کرنے کے بارے میں قرآن کہتا ہے: "اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور ان کے ساتھ صبر کرو؛ [۱۷] اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور اس پر صبر کرو۔" نماز کے لیے کھڑا ہونا نہ صرف نماز پڑھنے والے کو اندرونی طور پر خوش کرتا ہے۔ بلکہ، یہ خاندان کے ارکان کے درمیان کشیدگی اور تشویش کو محدود کرتا ہے۔ دعا اور ذکر الہی گھر والوں کے دلوں میں روحانیت اور نور پیدا کرتے ہیں اور انہیں سکون اور یقین دلاتے ہیں۔ نیز، خاندان میں بے حیائی کو روکنے سے، خاندان میں بحران کی صورت حال کو کم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بے حیائی خاندان کی بنیاد کو کمزور کر دیتی ہے۔ جیسا کہ قرآن نماز، عفت اور عفت کی حفاظت کرنے والوں کی خصوصیات میں سے ایک کا تعارف کرتا ہے: "اور جو اپنی حفاظت کرتے ہیں [۱۸] وہ ہیں جو اپنی گود کی حفاظت کرتے ہیں۔"

اعداد و شمار کے مطابق، روحانی معاملات کا مشاہدہ کرنے اور سماجی نقصان کو روکنے کے درمیان ایک اہم تعلق ہے۔ لہذا اگر والدین اور خصوصاً والدہ خاندان میں روحانی امور مثلاً نماز اور قرآن پڑھنے کو اہمیت دیں تو بچے ان امور کی طرف زیادہ مائل ہوں گے۔ جیسا کہ ۳۶۰ طلباء پر کی گئی تحقیق اپنے بچوں کو نماز کی طرف راغب کرنے میں والدین کے اہم اور ناقابل تلافی کردار کو ظاہر کرتی ہے۔ [۱۹]

رہبر معظم (مدظلہ العالی) نے اپنی روحانیت میں اپنی محترم والدہ کے کردار کے بارے میں فرمایا: میں نے اپنی ماں سے دعا سیکھی! جو چیز اس وقت میرے لیے اہم تھی اور حقیقت میں

موجود تھی، وہ یہ تھی کہ میں نماز اور یاد کرنے والا اور عمل کرنے والا شخص تھا۔ مثال کے طور پر مجھے یاد ہے کہ میں ابھی بالغ نہیں ہوا تھا کہ میں نے عرفہ کے دن کا عمل کیا تھا... اس وقت مجھے اپنی والدہ کے ساتھ یاد آیا۔ کیونکہ میری والدہ بھی نماز، توجہ اور نیک اعمال میں بہت زیادہ لگن رکھتی تھیں۔ ہم صحن کے ایک کونے میں گئے جو سائے میں تھا۔ ہمارے گھر کا ایک چھوٹا سا صحن تھا۔ ہم نے وہاں قالین بچھائے۔ کیونکہ آسمان کے نیچے ہونا مستحب ہے۔ موسم گرم تھا؛ وہ سال جو اب میرے ذہن میں ہیں، وہ یا تو گرمیوں کا تھا یا شاید خزاں کا، دن نسبتاً لمبے تھے۔ ہم اس سائے میں بیٹھ کر کئی گھنٹے عرفہ کے اعمال کرتے تھے۔ اس کے پاس نماز، ذکر اور دعائیں تھیں... میری جوانی اور جوانی ایسی ہی گزری تھی۔

شہید آیت اللہ بہشتی کی والدہ محترمہ بھی کہتی ہیں: "اپنے بچے کے حمل کے دوران، میں روزانہ قرآن کا ایک حصہ پڑھتی تھی، اور قرآن کی اس تلاوت نے مجھے ایک [خصوصی] سکون کا احساس دلایا۔ دودھ پلانے کے دوران میں قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا اور اسے وضو کر کے دودھ پلاتا اور مجھے لگتا کہ جب بھی وہ پریشان ہوتیں تو قرآن مجید کی تلاوت اور میری تلاوت سن کر ایک خاص سکون حاصل کرتی۔" [۲۱] وہ جاری رکھتے ہیں: "میرے بیٹے سید محمد کے حمل کے دوران، میں نے ۹ بار قرآن پاک پڑھا۔ میں اپنے بچے کو دودھ پلاتے ہوئے قرآن پڑھتا تھا اور جب میری تلاوت میں خلل پڑتا تھا تو وہ نہیں کھلاتا تھا۔"

ذہنی سکون

ماہرین نفسیات کے مطابق، ایک عام خاندانی ماحول نفسیاتی ضروریات کی تسکین اور خاص طور پر ذہنی سکون کے لیے سب سے محفوظ اور تسلی بخش پلیٹ فارم ہے۔ ایک دوسرے کے لیے پیار، ہمدردی اور قبولیت جو کہ سماجی زندگی کے اہم ترین اجزاء اور ضروریات میں سے ہیں، ایک عام خاندان میں بہترین طریقے سے مہیا کیے جاتے ہیں [۲۳]، اور جذباتی ضروریات کی تسکین اور اس کے نتیجے میں امن ہی اس کا حل ہو سکتا ہے۔ ایسے خاندان میں اپنے گھرے اور اچھے تعلقات کی

وجہ سے مرد اور عورت دکھ کے وقت اپنے شریک حیات کے ساتھ آسانی سے سکون پاتے ہیں۔ اگرچہ خاندان کی قیادت مرد کی ذمہ داری ہے، لیکن نسوانیت کے مضبوط جذبات اور احساسات کی وجہ سے، عورت خاندان کو سکون اور ذہنی صحت فراہم کرنے میں اہم اور زیادہ موثر کردار ادا کرتی ہے۔ اسی لیے خواتین کو گھر کی زیادہ ذمہ داریاں دی گئی ہیں [۲۴]۔

اس سلسلے میں رہبر معظم (مدظلہ العالی) نے فرمایا: زندگی کے اس ہنگامے میں جو ناگزیر مقابلوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، انسان اس میں پناہ لینے کا موقع ڈھونڈتا ہے۔ اگر وہ جوڑے ہیں تو ان ہنگاموں میں ایک دوسرے کی پناہ لیتے ہیں۔ عورت اپنے شوہر میں پناہ لیتی ہے اور شوہر اپنی بیوی میں پناہ لیتا ہے۔ اپنی مردانہ زندگی کی کشمکش میں، آدمی کو جاری رکھنے کے لیے سکون کا ایک لمحہ درکار ہوتا ہے، وہ لمحہ سکون کب ہے؟ جب وہ اپنے گھر والوں کی محبت اور پیار سے گھرا ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہے جو اس سے محبت کرتی ہے، اس کے ساتھ ہے، اس کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ اتحاد محسوس کرتی ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کا سامنا کرتا ہے تو یہ سکون اور سکون کا لمحہ ہوتا ہے۔

انہوں نے خاندان میں امن کے بارے میں سورہ روم کی آیت ۲۱ کا بھی حوالہ دیا: قرآن میں متعدد مقامات پر اسلام نے مرد اور عورت کی اس تخلیق اور بالآخر ان کی شادی کو مرد اور عورت کے امن کے لیے تسلیم کیا ہے۔ قرآن میں آیت "اور ان آیات میں سے جو اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی سے جوڑیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ رہو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی" [۲۶] ارشاد ہوتا ہے: اللہ تعالیٰ انسان کی شریک حیات ہے۔ اسے اپنی جنس بنایا۔ اس نے عورت اور مرد جوڑے کو اپنی جنس سے "یسکان الیہ" بنایا تاکہ انسان چاہے مرد ہو یا عورت، اپنے شوہر یا بیوی کے ساتھ سکون محسوس کر سکے۔ یہ ہے سکون، سکون اور ذہنی انتشار اور زندگی کی پریشانیوں سے نجات... [۲۷]

آیت اللہ خامنہ ای کی زوجہ مکرمہ کہتی ہے: میں سمجھتا ہوں کہ گھر میں امن کی فضا قائم رکھنا میرا سب سے بڑا کردار تھا۔ تاکہ وہ محفوظ طریقے سے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ میں انہیں اپنے اور اپنے بچوں کی فکر سے دور رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کبھی کبھی جب میں اس سے ملنے جیل جاتا، ہمارے مسائل کی وجہ سے؛ میں نے انہیں کچھ نہیں بتایا اور اپنے اور اپنے بچوں کے بارے میں ان کے سوالات کے جواب میں صرف خوشخبری دی۔ مثال کے طور پر، جیل میں میری ان سے ملاقاتوں کے دوران یا جلا وطنی کے دوران میں نے ان کو جو خطوط لکھے ان میں میں نے بچوں کی بیماری کے بارے میں کبھی کچھ نہیں کہا اور نہ ہی لکھا۔

خاندان میں پیار و محبت

خاندان کی اہم خصوصیات میں سے ایک احسان اور پیار ہے۔ جیسا کہ سورہ روم کی آیت نمبر ۲۱ میں شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا ذکر مہربانی اور رحم کے الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے: "اور اپنے درمیان محبت اور رحم پیدا کرو۔" احسان کا مطلب ہے احسان کے ساتھ محبت کرنا۔ پیار کا مطلب ہے پیار، جس کا اثر عمل میں ظاہر ہوتا ہے۔ نتیجتاً، مہربانی اور محبت کا تناسب عاجزی کے لیے تسلیم کرنے کا تناسب ہے۔ کیونکہ تواضع درحقیقت عاجزی ہے جس کا اثر عمل سے ظاہر ہوتا ہے [۲۹] رحمت خاندان کی ترقی اور خاندان کے افراد کے درمیان مہربانی ایک بہت ہی موثر اور نتیجہ خیز عنصر ہے۔ لہذا، مہربانی اور رحم کے واضح ترین مظاہر اور خود نمائیوں میں سے ایک خاندان کی چھوٹی جماعت ہے۔ کیونکہ میاں بیوی پیار اور محبت میں شریک ہوتے ہیں۔

رہبر معظم انقلاب کے فکری نظام میں "خاندان میں محبت" ایک اہم اثاثہ ہے جس کی الوہی جڑیں ہیں: اس بلبلے چشمے کا منبع خدا کی مہر کا بے کنار سمندر ہے۔ خدا، رحیم و کریم اور رؤف لطیف نے اپنی حکیمانہ وصیت سے نوجوان جوڑے کے درمیان اس آسمانی شعلے کی کشش رکھ دی، تاکہ قریب کے آئینے سے اور دیر پا فکر کی مدد سے ان میں سے ہر ایک کو دیکھ سکے۔ خدا کے حسن و جمال کی نشانیوں کی ایک نمایاں نشانی... یہ محبت ایک ایسی گرہ ہے کہ خدا اپنے فضل سے دو جوان دلوں کو جوڑ دیتا

ہے اور تخت جہیز ایک پائیدار اور تازگی کا رشتہ ہے۔ یہ ایک ایسا سرمایہ ہے جسے اگر محفوظ رکھا جائے تو... کڑواہٹ کو میٹھا اور مشکلات کو آسان بنا دیتا ہے۔

اس نے ایک اور لفظ میں کہا: "لڑکی اور بیٹا، دولہا اور دلہن کو ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیے۔ کیونکہ محبت ہی وہ زنجیر ہے جو انہیں ایک ساتھ رکھتا ہے... محبت خاندان کو مستحکم بناتی ہے۔ زندگی میں محبت ہوگی تو گھر سے باہر مشکلات آسان ہو جائیں گی۔ خواتین کے لیے بھی گھر کے اندر مشکلات آسان ہو جائیں گی۔" [۳۲]

نتیجہ:

ایک کامیاب خاندان کے لیے آغاز قرآنی معیارات پر پورا اترنے والی اہلیہ کا انتخاب کر کے کرنا چاہیے، جو انتخاب آپ نے کی ہے وہ آگے زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمیں پہلے ابواب بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اگلے ابواب مضبوط ہو سکیں۔ کامیابی سے بھرا ایک گرم اور دوستانہ خاندان کا ہونا ہم سب کا خواب ہے۔ ایمان کو مضبوط کرتے ہوئے اور مرد اور عورت کے درمیان فرق کے اصول کا احترام کرتے ہوئے، ہمیں خاندان میں تعاون کو قربانی اور عفو و درگزر کے ساتھ نافذ کرنا چاہیے تاکہ افہام و تفہیم اور توازن تک پہنچنے کے لیے جو کامیابی کی بنیاد ہے، اور تباد لے کے ذریعے اسے برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ خیالات، جذبہ اور مشاورت، تاکہ ہم ہمیشہ کامیابی کا مزہ چکھ سکیں۔

مثالی خاندان میں، ہمیں ایسی خصوصیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو تمام خواہشات، خواہشات اور یہاں تک کہ جوڑے کے خوابوں کے اتحاد کی نشاندہی کرتی ہیں۔

(۱) وہ ایک دوسرے کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے پر زور دیتے ہیں اور اسے برقرار رکھنے کے لیے تباہ کن اور نقصان دہ رویوں کے اثر و رسوخ اور مداخلت سے گریز کرتے ہیں۔

(۲) خاندان کے انتظام کے لیے کیے گئے اقدامات میں خاندان کے تمام افراد کی ضروریات اور دلچسپیاں شامل ہیں، اور فیصلے اس طرح کیے جاتے ہیں کہ تمام اراکین کی ضروریات کو مد نظر رکھا جائے۔

(۳) ان خاندانوں میں محبت اور قربت مضبوط ہوتی ہے اور ہر جوڑا اپنے شریک حیات کے ساتھ اپنے پیار بھرے تعلقات کو برقرار رکھنے اور اپنے خاندانی مرکز کو گرم رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔

(۴) ایک مطلوبہ اور کامیاب اسلامی خاندان میں درجہ بندی کا احترام کیا جاتا ہے۔ والدین کا ایک خاص اختیار ہوتا ہے اور بچے جوانی اور یہاں تک کہ درمیانی عمر میں بھی اپنے والدین کا خاص احترام

کرتے ہیں۔ شوہر اور بیوی کے درمیان شوہر کا احترام اور اختیار بھی قبول کیا جاتا ہے اور بیوی ان معاملات میں قبول کرتی ہے جہاں مرد حتمی فیصلہ کرتا ہے۔

(۵) میاں اور بیوی کے نظام میں فرائض احسن طریقے سے ادا کیے جاتے ہیں اور میاں بیوی کے درمیان حسن سلوک اور رحم دلی قائم ہوتی ہے اور فریقین کی جذباتی ضروریات کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

حوالہ جات

- ۱- جوادی آملی، عبداللہ؛ متوازن خاندان اور اس کے حقوق؛ تیسرا ایڈیشن، قم: ادارہ اسراء، ۲۰۱۷ء۔
 - ۲- حاج علی اکبری، محمد جواد؛ محبت کا مخبر (نوجوان جوڑوں کے لیے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی ہدایات کا انتخاب)؛ پانچواں ایڈیشن، تہران: فرہنگ اسلامک پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۴ء۔
 - ۳- طباطبائی، سید محمد حسین؛ المیزان تفسیر القرآن؛ دوسرا ایڈیشن، بیروت: العالمی پبلشنگ ہاؤس، ۱۳۹۰ھ۔
 - ۴- طبرسی، حسن بن فضل؛ مکارم الاخلاق؛ چوتھا ایڈیشن، قم: الشریف الراضی، ۱۴۱۲ھ۔
 - ۵- مطہری، مرتضیٰ؛ مجموعہ؛ تہران: صدر، ۸واں ایڈیشن، ۱۳۷۲ء۔
 - ۶- مکارم شیرازی، ناصر؛ نمونہ تشریح؛ ۱۰واں ایڈیشن، تہران: دارالکتب الاسلامیہ، ۱۳۷۱ء۔
- مضامین اور سائنٹس
- ۱- تبیان معلومات کی بنیاد؛ "شہید بہشتی کی سوانح"؛ ۲۰۱۹/۰۷/۰۴، نیوز کوڈ: ۱۲۸۶۷۲۔
 - ۲- آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے کاموں کے تحفظ اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز۔
 - ۳- پناہی، علی احمد؛ "خاندان کی پرورش اور مضبوطی میں مذہبی تعلیمات کی پابندی کا کردار"؛ اخلاقی جرنل نالج؛ پہلا سال، دوسرا شمارہ، بہار ۲۰۱۹ء، صفحہ ۷۷-۹۶۔
 - ۴- تسنیم نیوز ایجنسی؛ "سپریم لیڈر کی پوزیشن کے طرز عمل اور سادگی پر ایک نظر"؛ ۲۰۱۳/۱۳/۰۳، نیوز کوڈ: ۳۹۰۶۲۳۔
 - ۵- رودگر، محمد جواد؛ "سماجی شعبوں میں روحانیت کے کام سپریم لیڈر کے نقطہ نظر سے"؛ روحانی علوم؛ نمبر ۱۰، موسم سرما ۲۰۱۳ء، صفحہ ۵۹-۸۶۔

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات □ ۸۳

۶۔ کریم اور ساتھی؛ "نماز کے بارے میں اہواز شہر کے سیکنڈری اسکول کے تیسرے درجے کے طلباء کے فلسفیانہ نظریاتی نظریات کی تحقیقات"؛ اہواز کی شاہد چمران یونیورسٹی کے تعلیمی سائنسز اور نفسیات کا جریدہ؛ آٹھواں سال، تیسرا دور، نمبر ۱ اور ۲، بہار اور موسم گرما ۱۳۸۰، صفحہ ۱۰-۱۔

۷۔ معارف، ماجد اور احمد کناچی؛ "امام علی ۷ اور حضرت زہرا ۳ کے طرز زندگی میں خاندانی امن کے عوامل"؛ خواتین کے اسٹریٹجک مطالعہ؛ پہلا دور، نمبر ۷، موسم سرما ۲۰۱۵، صفحہ ۱۲۴-۹۳۔

۸۔ موسوی، سیدہ زہرا اور ساتھی؛ "مذہبی رسومات اور طرز عمل کی پابندی کی سطح اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی چھان بین کرنا (کیس اسٹڈی: زنجان شہر کے سیکنڈری اسکول کے طلباء)"؛ نوجوانوں کے مطالعہ کی سماجیات؛ پہلا دور، پہلا شمارہ، بہار ۲۰۱۹، صفحہ ۱۴۹-۷۳؛ منابع:

[۱]۔ شادی کا خطبہ؛ ۱۳/۰۹/۷۷

۲۱۴۲۹ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=>

[۲]۔ عبد اللہ جوادی آملی؛ متوازن خاندان اور اس کے حقوق؛ صفحہ ۲۶۔

[۳]۔ مرتضیٰ مطہری؛ مجموعہ؛ جلد ۲۲، ص ۹۴۲۔

[۴]۔ حسن بن فضل طبرسی؛ مکارم الاخلاق؛ صفحہ ۷۹۔

[۵]۔ تصوراتی خیالات کے تیسرے اجلاس میں بیانات؛ ۱۴/۱۰/۲۰۱۳۔

۱۸۴۵۳ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=>

[۶]۔ شادی کا خطبہ؛ ۲۰۱۳/۰۳/۰۸ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=> ۲۱۴۲۹

[۷]۔ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے کاموں کے تحفظ اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز؛ شادی؛ قدرت کی

عزت، شریعت کا حکم۔ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=> ۲۱۴۲۸

[۸]۔ آر کے: محمد جواد حاج علی اکبری؛ محبت کا منجر (نوجوان جوڑوں کے لیے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی ہدایات

کا انتخاب)؛ صفحہ ۳۱۔

[۹]۔ سید زہرا موسوی اور دیگر؛ "مذہبی رسومات اور طرز عمل اور اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی پابندی

کی سطح کی چھان بین"؛ نوجوانوں کے مطالعہ کی سماجیات؛ صفحہ ۱۵۶۔

[۱۰]۔ علی احمد پناہی؛ "خاندان کی پرورش اور مضبوطی میں مذہبی تعلیمات کی پابندی کا کردار"؛ اخلاقی علم

میگزین؛ صفحہ ۷۷-۹۶۔

[۱۱]۔ اخلاقی علم میگزین؛ صفحہ ۷۷-۹۶

[۱۲]۔ حوالہ: محمد جواد حاج علی اکبری؛ محبت کا مخبر (نوجوان جوڑوں کے لیے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی ہدایات کا انتخاب)؛ صفحہ ۲۶۔

[۱۳]۔ علی احمد پناہی؛ اخلاقی علم؛ "خاندان کی پرورش اور مضبوطی میں مذہبی تعلیمات کی پابندی کا کردار"؛ اخلاقی علم میگزین؛ صفحہ ۸۰۔

[۱۴]۔ تسنیم نیوز ایجنسی؛ "سپریم لیڈر کی پوزیشن کے طرز عمل اور سادگی پر ایک نظر"؛ ۲۰۱۳/۰۳/۱۳، خبر کا کوڈ: ۳۹۰۶۲۳ <https://www.tasnimnews.com/fa/news/> ۳۹۰۶۲۳

[۱۵]۔ محمد جواد راجر؛ "سماجی شعبوں میں روحانیت کے کام سپریم لیڈر کے نقطہ نظر سے"؛ روحانی علوم؛ صفحہ ۶۴۔

[۱۶]۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بیانات؛ ۱۳۶۶/۰۶/۳۱۔

<https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=۸۰۸۹>

[۱۷]۔ سورہ طہ: ۱۳۲۔

[۱۸]۔ سورہ، عروج: ۲۹۔

[۱۹]۔ کریم سواری اور ساتھی؛ "نماز کے بارے میں اہواز شہر کے سیکنڈری اسکول کے تیسرے درجے کے طلباء کے فلسفیانہ نظریاتی نظریات کی تحقیقات"؛ اہواز کی شاہد چمران یونیورسٹی کے تعلیمی سائنسز اور نفسیات کا جریدہ؛ صفحہ ۸۔

[۲۰]۔ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے کاموں کے تحفظ اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز؛ عرفہ کے موقع سے

استفادہ کریں؛ ۲۰۱۳/۰۷/۲۰ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=۲۰۷۸۹>

[۲۱]۔ تبیان معلومات کی بنیاد؛ "شہید بہشتی کی سوانح"؛ ۲۰۱۹/۰۷/۰۴، نیوز کوڈ: ۱۲۸۶۷۲۔

<https://article.tebyan.net/> ۱۲۸۶۷۲

[۲۲]۔ تبیان معلومات کی بنیاد؛ "شہید بہشتی کی سوانح"؛ ۲۰۱۹/۰۷/۰۴، نیوز کوڈ: ۱۲۸۶۷۲۔

[۲۳]۔ علی احمد پناہی؛ اخلاقی علم؛ "خاندان کی پرورش اور مضبوطی میں مذہبی تعلیمات کی پابندی کا کردار"؛ اخلاقی علم میگزین؛ صفحہ ۸۱۔

[۲۴]۔ مجید معارف اور احمد کناچی؛ "امام علی ۷ اور حضرت زہرا ۳ کے طرز زندگی میں خاندانی امن کے

عوامل"؛ خواتین کے اسٹریٹجک اسٹڈیز، صفحہ ۱۱۹۔

رہبر معظم کے قرآنی افکار کی روشنی میں مثالی خاندان کی خصوصیات □ ۸۵

[۲۵]۔ شادی کا خطبہ؛ ۱۳۸۱/۰۶/۰۶۔

۲۱۴۲۹ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=>

[۲۶]۔ روم: ۲۱؛ حوالہ: ناصر مکارم شیرازی؛ نمونہ تشریح؛ جلد ۱۶، ص ۳۲۸۔

[۲۷]۔ حوالہ: محمد جواد حاج علی اکبری؛ محبت کا مگر (نوجوان جوڑوں کے لیے آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی ہدایات کا انتخاب)؛ صفحہ ۷۲۔

[۲۸]۔ آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے کاموں کی حفاظت اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز؛ "مریض کی بیوی"؛ ۱۳۸۷/۱۹/۱۱۔

۴۴۸۴۴ <https://farsi.khamenei.ir/print-content?id=>

[۲۹]۔ سید محمد حسین طباطبائی؛ تفسیر القرآن میں المیزان؛ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶۔

[۳۰]۔ تفسیر القرآن میں المیزان؛ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۶۔

[۳۱]۔ آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے کاموں کی حفاظت اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز؛ "حقیقت

سے اوپر"؛ ۱۳۸۶/۰۸/۱۹۔ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=> ۲۱۴۳۳

[۳۲]۔ آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے کاموں کی حفاظت اور اشاعت کے دفتر کا معلوماتی مرکز؛ "حقیقت

سے اوپر"؛ ۱۳۸۶/۰۸/۱۹۔ <https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=> ۲۱۴۳۳

